الخلیفة المہدی
فی الاحادیث الصحیحة

تالیف لطیف

المحدث النبیل والمجاہد الجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین ـــــــ امّا بعد!

قیامت ایک امرِ غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشادِ الٰہی ہے "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیثِ جبرئیل میں ہے۔ فاخبرنی عن الساعۃ؟ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل" (مشکوٰۃ ص۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنھیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول وعادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامتِ صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرنی من اماراتھا اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامۃ ربتھا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان"، لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں" اور ننگے پیر، ننگے بدن تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھارتے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامتِ

صغریٰ سے ہے۔ ان من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویکثر الجھل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتیٰ یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد"

(بخاری کتاب العلم ص۱۸ ج۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پزیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپؐ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت ومعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون ؟
قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر اٰیات فذکر الدخان
والدجال، والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم
ویاجوج وماجوج وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب
وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذالک نار تخرج من الیمن تطرد الناس
الی محشرھم (مسلم باب الفتن واشراط الساعۃ ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپؐ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے

مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دے گی۔

قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدیٔ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمٰی وهی اولها ان یظهر الامام المقتدیٰ الخاتم للائمة .... محمد المهدی (لوائح الانوار البهية ج۲ ص۶۴)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارِ گراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعتِ خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملکِ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر ابھی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پا کر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل و انصاف کی ہمہ گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محدثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابو الحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفیٰ صلی اللہ علیه وسلم فی المهدی وانه من اهل بیته وانه یملك سبع سنین ویملأ الارض عدلا

وان عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام یخرج فیساعده علی قتل الدجال وانه یؤم هٰذه الامة وعیسیٰ خلفه فی طول من قصته وامره " (تهذیب التهذیب ج۹ ص۱۲۶ فی ضمن ترجمه محمد بن خالد الجندی المؤذن)

" امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیتِ رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہیہ میں علامہ مرعی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المهدی وخروجه آخر الزمان وانه من عترة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنها بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارها "

" محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفارینی کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المهدی حتی قیل لا مهدی الا عیسیٰ والصواب الذی علیه اهل الحق ان المهدی غیر عیسیٰ وانه یخرج قبل نزول عیسیٰ علیه السلام وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذٰلك بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم (لوائح الانوار البهیه ج۲ ص۸۰)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہلِ حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہوگئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشاندہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر ما ذکر منهم رضی الله عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم ما یفید مجموعه العلم القطعی فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (ایضاً ج۲ ص۸)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علمِ قطعی حاصل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہلِ علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہلِ سنت اور الجماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ الحسن بن علی البربہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البربہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البربہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

" والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید"

(ص ۵۲ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھتے ہیں:

اقول، لاشك ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشهر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافه"

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہلِ علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیه علی اختلاف روایاتها كثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاكم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبزار وغیرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوها الی جماعة من الصحابة فانكارها مع ذالك مما لا ینبغی" (ص ۱۴۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرقِ احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنھیں امام احمد بن حنبل، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی، امام بزار وغیرہ نے دواوینِ اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضراتِ صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفۂ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفۂ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں، لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقفت عليه من احاديثه لاني رايت الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمده - مع انه ليس من اهل هذا الميدان والحق المرجوع في كل فن لاربابه ؛

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص۱۴۶)

"اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔"

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالات ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے۔ جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُر زور تردید کی ہے اور اصول محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدي الموعود فانكر بعض الفضلاء الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فاحببت ان اجمع الاحاديث

الصحيحة في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا المام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا من المعتمدين في التاريخ وامثاله ولا اعتداد لهم في علم الحديث الخ

بعض مجالس علمیہ میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتمد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔"

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوباتِ مدنیہ" بھی شریکِ اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جوڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ رصفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور خروجِ دجال اور فتنۂ یاجوج و ماجوج و دآبۃ الارض و طلوعِ شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دُنیا میں مذہبِ اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دُنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دُنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت سے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے:

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوّل جو جماعت ان کے ہاتھ پہ بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عددِ اصحابِ بدر و اصحابِ طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرکِ حاکم، ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کُتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ بھی وفات پاگئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔"

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سُنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اُسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں رہا . . . اور رسالہ پھر مل نہ سکا!" ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم و رجا اور اُمیدی و نااُمیدی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِّ مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کُتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نااُمیدی پہ اُمید کا غلبہ ہوگیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائقِ صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادۂ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلی اللہ مراتبہٗ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم [illegible] لگا ئیں۔ ممکن ہے کہ کہیں گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

کو حضرت شیخ قدس سرہٗ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراثِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسبِ معمول عمرۂ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سُراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خُدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گمنامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدّس سرّہٗ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ سبقتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسوّدہ ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصّواب۔

مہدیٔ موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصّل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیّت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدونؒ نے اپنے مقدمہ میں مہدیٔ موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متأثر ہو کر بہت سے اہلِ علم بھی مہدیٔ موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدونؒ کے اُٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اُصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلّل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات دُرست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حُجّت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمّت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدّس سرّہٗ نے جن کُتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اُس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسبِ ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کُتبِ لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیثِ صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلّی اللّٰہ علی النبی الکریم وعلیٰ جمیع اصحابہ و بارک وسلّم۔

حبیب الرحمٰن قاسمی

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُه وَ نَسْتَعِيْنُه وَ نَسْتَغْفِرُه وَ نُؤْمِنُ بِه وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْه وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَه وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَه وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ، فَيَقُوْلُ اَحْقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ بِبَلْدَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِه اَلْفُ اَلْفِ صَلَاةٍ وَّتَحِيَّةٍ، اَلرَّاجِىْ عَفْوَرَبِّهِ الصَّمَدِ عَبْدُهُ الْمَدْعُوُّ بِحُسَيْنِ اَحْمَدَ غَفَرَلَه وَلِوَالِدَيْهِ وَمَشَائِخِهِ الرَّءُوْفُ الْاَحَدُ، اِنَّه قَدْجَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْعِلْمِ ذِكْرُ الْمَهْدِىِّ الْمَوْعُوْدِ فَاَنْكَرَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِىْ هٰذَاالْبَابِ وَاَتْرُكَ الْحِسَانَ وَالضِّعَافَ رَجَاءَ انْتِفَاعِ النَّاسِ وَتَبْلِيْغِ مَا اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنْ لَّا يَغْتَرَّالنَّاسُ بِكَلَامِ بَعْضِ الْمُصَنِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا اِلْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ كَابْنِ خَلْدُوْنَ(۱) وَغَيْرِه

حمد وصلوٰۃ کے بعد ـــــ تمام مخلوق کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پر اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طیّبہ) کے دینی طلباء میں سے سب حقیر بندہ جو اپنے بے نیاز پروردگار کی رحمت کا اُمّیدوار ہے جسے حسین احمدؒ کہا جاتا ہے۔ خدائے مشفق و مہربان وحدہٗ لاشریک اُس کی اور اُس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض رساں ہے کہ بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیٔ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیٔ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے، نیز ان حدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض اُن مصنّفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علمِ حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علّامہ ابن خلدونؒ وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں

(۱) قاضی القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبيلي الحضرمي المالكي المتوفى ۸۰۸ھ ولد في تونس سنة ۷۳۲ھ مؤرخ وفيلسوف ورجل سياسي درس المنطق والفلسفة والفقه والتأريخ فعينه أبو عنان سلطان تونس والي الكتابة ثم سافر إلى الأندلس فانتدبه ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيرا إلى ملك قشتاله ثم رحل إلى مصر ودرس في الأزهر وتولى قضاء المالكية ولم يتزى بزى القضاة محتفظا بزى بلاده وعزل و أعيد وتوفي فجأة في القاهرة كان فصيح المنطق جميل الصورة عاقلا ←

فَاِنَّهُمْ وَاِنْ كَانُوْامِنَ الْمُعْتَمِدِيْنَ فِى التَّارِيْخِ وَاَمْثَالِه فَلَا اعْتِدَادَ لَهُمْ فِىْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَقَدْكُنْتُ اَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْاِنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ اَيْضاً لٰكِنْ لَمْ يَحْمِلْنِىْ اِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَاَيْتُ فُضَلَاءَ الْاَوَانِ وَاَئِمَّةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْهِ شَمَّرْتُ ذَيْلِىْ لِهٰذَا الْمَقْصَدِ الْمُنِيْفِ لَعَلَّه يَكُوْنُ ذَرِيْعَةً لِاِزَالَةِ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُنِيْفِ وَعَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ. وَحَيْثُ اِنَّ بَعْضَ الْاَحَادِيْثِ قَدْ تَكَفَّلَ بِه اِمَامٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ اَتَيْتُ بِه بِغَيْرِ تَعَرُّضٍ لِرِجَالِه وَمَالَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ تَعَرَّضْتُ لِرِجَالِه فَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحَيْنِ اِكْتَفَيْتُ بِذِكْرِ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ اَتَيْتُ بِاَلْفَاظِ التَّوْثِيْقِ الَّتِىْ ذَكَرَهَا اَئِمَّةُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ وَلَمَّا كَانَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَا بُوْرِىُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(۱) يُرْمٰى

معتمد و مستند ہیں، لیکن علمِ حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بھی بعض عوام سے مہدیٔ موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکار سُن رہا تھا، لیکن عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاءِ وقت اور علماءِ زمانہ کو میں نے اس بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بلند مقصد کے لیے میں تیار ہوگیا تاکہ یہ دینِ منیف سے شبہات کے دُور کرنے کا ذریعہ بن جائے اور چونکہ کچھ احادیث تو ایسی ہیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام نے ذمّہ داری لی ہے اور کچھ ایسی نہیں ہیں؛ لہٰذا اگر مجھے کوئی ایسی حدیث ملی جسکی صحت کی کسی نہ کسی معتبر امامِ حدیث نے ذمّہ داری لی ہے تو میں اُسے اُس کے رجال سے تعرض کیے بغیر ذکر کروں گا اور جو حدیث ایسی نہ ہوگی ←

صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه "العبر وديوان المبتدأ والخبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في سبعة مجلدات أولها المقدمة وهي تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل- وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدي في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لا اعتداد بقوله في تصحيح حديث وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ۱۹۷، أما ابن خلدون فقد قفا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلي ج ۳ ص ۳۳۰ والمنجد في الاعلام ص۱۷۹)

(۱) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفي عام ٤٠٥ھ رحمه الله وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقي أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة

بالتَّسْهِيْل فِيْ تَصْحِيْحِ الْحَدِيْثِ لَمْ اَكْتَفِ بِتَصْحِيْحِه فَقَطْ بَلِ اعْتَمَدْتُ عَلٰى تَلْخِيْصِ صِحَاحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلذَّهَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١) فَمَا جَرَحَ فِيْ صِحَّتِه تَرَكْتُه وَمَا قَبِلَه اَتَيْتُ بِه وَتَرَكْتُ كَثِيْراً مِّنَ الْاَحَادِيْثِ لِعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰى اَسَانِيْدِهَا مِمَّا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُه(٢) وَاعْتَمَدْتُ فِيْ تَعْدِيْلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيْقِهِمْ عَلٰى تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيْبِ، هٰذَا وَعَلَى اللّٰهِ الْاِعْتِمَادُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا ـــــــــــ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفاء کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں اُن الفاظِ توثیق کو لاؤں گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابو عبد اللہ نیشا پوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیحِ احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبیؒ نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انھوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بناء پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور رُواۃ کی تعدیل و توثیق میں میں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

---

(١) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركماني الفاروقي الاصل الذهبي نسبة الى الذهب كما في التبصير توفي بدمشق سنة ٧٤٨هـ قد لخص الذهبي المستدرك للحاكم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنكارة او الوضع وقال في بعض كلامه إن العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذي ولا الحاكم (أيضا ص ٢٠).

(٢) الشيخ علاء الدين علي الشهير بالمتقي بن حسام الدين عبد الملك بن قاضي خان الشاذلي القادري الهندي ثم المدني فالمكي فقيه من علماء الحديث أصله من جونفور ومولده في برهانفور من بلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن في المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفي بها سنة ٩٧٥هـ، له مصنفات في الحديث وغيره منها كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال في ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال في سنن الاقوال (مخطوطة)

الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطه) قال العيدروسي مؤلفته نحو مأة ما بين كبير وصغير وقد افرد عبد القادر بن أحمد الفاكهي مناقبه في تأليف، سماه القول النقي في مناقب المتقي. الرسالة المستطرفة ص:١٤٩، الأعلام للزركلي ج٤ ص ٣٠٩.

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ سَوْرَةَ التِّرْمَذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ جَامِعِه(١)

(١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِيُّ نَا اَبِيْ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ(٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,, لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ(٣) اِسْمُهٗ اِسْمِيْ ،، الخ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(٤)

امام حافظ ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”جامع ترمذی“ میں فرماتے ہیں۔

(١) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ [illegible] (آلِ اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔ (ترمذی ج ٢ ص [illegible])

---

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمي البوغي الترمذي أبو عيسى توفي سنة ٣٧٩ هـ من أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمي في آخر عمره وكان يضرب به المثل في الحفظ مات بـ "ترمذ" من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذي في الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتأريخ والعلل في الحديث (الاعلام ج ٢ ص ٣٢٢).

(٢) زر في المغني زِرٌّ بكسر زاي وشدة راء.

(٣) يواطى اي يوافق ويماثل.

(٤) الترمذي ج ٢ ص٤٧.

(٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْماً لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ. اه

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ(١)

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

(٣) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ(٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(٢) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسی دن کو دراز کردیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

ان دونوں حدیثِ پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہلِ بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

(٣) حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکّہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

---

(١) أيضا وأخرجه الامام أبوداود في سننه وسكت عنه والحافظ أبو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المهدي وله شاهد صحيح عن علي. عند أبي داود وعن أبي سعيد الخدري عند ابن ماجة والحاكم وأحمد.

(٢) قال الدارقطني هي عائشة (شرح صحيح مسلم للامام للنووي ج٢ ص٣٨٨).

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ(١) وَلَا عَدَدٌ وَلَا عِدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ(٢) مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوْسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمْ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى عِنْدَه عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ. (٣) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنَامِه فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئاً فِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُه فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاساً مِنْ أُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلافِ معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپؐ سے ایسا کام ہوا جسے آپؐ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا ہ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمّت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقامِ بیدا (یعنی مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو اُنھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا، آپؐ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی اُنھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

---

(١) منعة بفتح النون وكسرها اي ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(٢) البيداء كل أرض ملساء لا شئ بها.

(٣) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك أطرافه كمن يأخذ شيئا أو يدفعه.

الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ(١) وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكاً وَاحِداً وَ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ. اه (٢)

(٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ(٣). قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ(٤) الْمَالَ حَثْياً وَّلَا يَعُدُّه عَدًّا قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّه عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا الخ (٥)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

(۴) ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو اُن دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

---

(١) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمداً.

(٢) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٨٨ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(٣) مدى مكيال في الشام ومصر يسع ١٩ صاعا.

(٤) يحثي حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

(٥) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٩٥ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

قُلْتُ وَلَا يُقْلِقُكَ اَنَّكَ لَا تَجِدُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمَهْدِيِّ اِنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِيْ سَيَاْتِيْ ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ اَنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ الْعَائِذَ بِالْبَيْتِ اِنَّمَا هُوَ الْمَهْدِيُّ وَكَذٰلِكَ الْخَلِيْفَةُ الَّذِيْ يَحْثِي الْمَالَ حَثْياً هُوَ الْمَهْدِيُّ وَاَنَّ الْاَحَادِيْثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضاً كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَه نَوْعُ اِلْمَامٍ بِالْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

وَقَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ (١) بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ سُنَنِه.

(٥) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنَا زَائِدَةُ ح ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُه اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ بِاسْمِ اَبِيْ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ فِطْرٍ

(تنبیہ) اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفۂ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفۂ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفۂ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں اُنھی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

---

(١) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشير الازدي السجستاني ابوداؤد إمام أهل الحديث في زمانه أصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ٢٧٥هـ، له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ٤٨٠٠ حديثا انتخبها من ٥٠٠٠٠٠ حديثا وله المراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزانة القرويين بخط اندلسي والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة؛ الاعلام ج ٣ ص ١٢٢.

يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمرو و أبي بكر بمعنى سفيان. (١)

قلت مدار هذه الرواية على عاصم[٢] بن بهدلة المعروف بابن أبي النجود أحد القراء السبعة أخرج له البخاري ومسلم رحمهما الله تعالى مقرونا والأربعة، وثقه أحمد والعجلي ويعقوب بن سفيان وأبو زرعة وأما زر فهو ابن حبيش الأسدي الكوفي أخرج له الستة وأما عبد الله بن مسعود رضي الله عنه الصحابي الفقيه المعروف فعلم بما ذكر أن الحديث صحيح على شرطهما قال أبو عبد الله الحاكم في مستدركه ما نصه والحديث المفسر بذلك الطريق وطرق حديث عاصم عن زر عن عبد الله كلها صحيحة أي كل طرقه صحيحة على ما أصلته في هذا الكتاب بالاحتجاج بأخبار عاصم ابن أبي النجود إذ هو إمام من أئمة المسلمين(٣)

(٦) حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين حدثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت

صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

---

(١) سنن أبي داود أول كتاب المهدي ج ٢ ص ٥٨٨.

(٢) عاصم بن بهدلة راجع تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٣٥ وخلاصة التذهيب ص ١٨١ وزر بن حبيش تهذيب التهذيب ج ٣ ص ٢٧٧.

(٣) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج٢ ص ٥٥٧ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه أبو داود والمنذري وابن القيم وله شاهد صحيح من حديث علي عند أبي داود ورواه الترمذي كما مر وابن ماجة وأحمد من حديث أبي سعيد الخدري نا الحديث، صحيح بشواهده والله أعلم.

جورا الخ(١).

أقول أما عثمان بن أبي شيبة فهو عثمان بن محمد بن أبي شيبة إبراهيم بن عثمان العبسي أبو الحسن الكوفي الحافظ أحد الأعلام أخرج له الشيخان وأبو داود والنسائي وابن ماجة قال ابن معين ثقة أمين(٢) وأما الفضل بن دكين فهو عمرو بن حماد بن الزهير التيمي مولى آل طلحة أبو نعيم الكوفي الملائي الأحول الحافظ العالم قال أحمد ثقة يقظان عارف بالحديث وقال الفسوي أجمع أصحابنا على أن أبا نعيم كان غاية في الإتقان أخرج له الستة، وأما فطر فهو ابن خليفة القرشي المخزومي أبو بكر الحناط الكوفي أخرج له البخاري والأربعة وثقه أحمد و ابن معين والعجلي وابن سعد. أما القاسم بن أبي بزة فهو أبو الطفيل[٣] فهو عامر بن واثلة الكناني الليثي أحد الصحابة وآخرهم وفاتا على الإطلاق و أخرج له الستة والحاصل أن الحديث صحيح(٤) على شرط البخاري رحمه الله تعالى.

(٧) حدثنا أحمد بن إبراهيم ثني عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المليح الحسن بن عمر عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من

دن باقی رہ جائے گا، جب بھی، اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۷) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

---

(١) سنن أبي داود ج٢ ص ٥٨٨.

(٢) عثمان بن أبي شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذي وسوى النسائي فروى في اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزي عنه ومسند علي عن أبي بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ٧ ص ١٣٥ - الفضل بن دكين ولد سنة ١٣٠هـ ومات سنة ٢١٨ روى عنه البخاري فأكثر راجع تهذيب التهذيب ج ٨ ص٢٤٣ وخلاصة تذهيب ص ٣٠٨ - فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولاهم أبو بكر الحناط الكوفي قال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائي. • بأس به وقال في موضع آخر ثقة، حافظ، كيس مات سنة ١٥٣هـ روى له البخاري مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة إن شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع أحدا يكتب عنه وكان أحمد بن حنبل يقول هو خشبي مفرط (أي من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجي وكان يقدم عليا على عثمان وقال السعدي زائغ غير ثقة وقال الدار قطني فطر زائغ ولم يحتج به البخاري وقال عدي له أحاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وأرجو أنه لا بأس به تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٠ وخلاصة تذهيب ص ٣١١.

---ــ

عِتْرَتِي(١) . مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيْحِ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا(٢)

اَقُوْلُ اَمَّا اَحْمَدُ بْنُ(٣) اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُبْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ خَالِدِ الْمَوْصِلِيُّ نَزِيْلُ بَغْدَادَ كَتَبَ عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ وَقَالَ صَاحِبُ تَارِيْخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَالصَّلَاحِ وَالْفَضْلِ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ وَاَمَّا عَبْدُا اللّٰهِ(٤) بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ فَهُوَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ غَيْلَانَ الْاُمَوِيُّ وَثَّقَهُ اَبُوْحَاتِمٍ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ. وَاَمَّا اَبُوالْمَلِيْحِ (٥) الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ فَهُوَابْنُ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ اَبُوالْمَلِيْحِ الرَّقِّيُّ قَالَ اَحْمَدُ ثِقَةٌ ضَابِطُ الْحَدِيْثِ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ اَبُوْزُرْعَةَ ثِقَةٌ وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِيُّ ثِقَةٌ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ وَاَمَّازِيَادُ بْنُ(٦) بَيَانٍ فَهُوَالرَّقِّيُّ

(٣) القاسم بن ابى بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاى) المخزومى مولاهم وجده من فارس اسلم على يد السائب بن صيفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد احد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التفسير فانما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخارى فى الاوسط بسنده مات سنة ١١٥هـ تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٧٨ وخلاصة تذهيب ص٣١١.

(٤) وفى مشكوة المصابيح ج٣ ص ٤٧٠ من عترتى من أولاد فاطمة.

(١) عترتى قال الخطابى العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

(٢) سنن ابى داود اول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

(٣) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلى تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

(٤) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن القرشى مولاهم قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائى ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة (١٨)هـ ومات سنة ٢٢٠هـ وقال ابن حبان فى الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلى تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٥) ابو المليح الحسن بن عمر الفزارى مولاهم اخرج له النسائى فى اليوم والليلة- تهذيب التهذيب ج٢ ص٢٦٧ وخلاصة التذهيب ص٨٠.

(٦) زياد بن بيان الرقى صدوق عابد من السادسة من رواة ابى داود وابن ماجة تقريب التهذيب ص ٨٣ وخلاصة التذهيب ص١٢٧ وقال البخارى فى اسناده (اوزيادبن بيان) نظر وقال ابن عدى والبخارى انما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم فى رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زيادبن بيان صدوق عابد وعلى بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك أحاديث اخرى تشهد له.

الْعَابِدُ قَالَ الْبُخَارِيُّ قَالَ عَبْدُالْغَفَّارِ ثَنَا اَبُوالْمَلِيْحِ اَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ بَيَانٍ وَذَكَرَ فَضْلَهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ كَانَ شَيْخًا صَالِحًا. وَاَمَّا عَلِيُّ(١) بْنُ نُفَيْلٍ فَهُوَابْنُ نُفَيْلِ بْنِ زِرَاعٍ النَّهْدِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ سَمِعْتُ اَبَاالْمَلِيْحِ الرَّقِّيَّ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُمِنْهُ صَلَاحًا وَقَالَ اَبُوْحَاتِمٍ لَابَاْسَ بِهٖ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَذَكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ وَقَالَ لَايُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِهٖ فِي الْمَهْدِيِّ وَ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٖ وَ فِي الْمَهْدِيِّ حَدِيْثٌ جِيَادٌ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَهُوَ اِمَامٌ مَشْهُوْرٌ. فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ لَاضُعْفَ فِيْهِ وَاَمَّا قَوْلُ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ لَايُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِهٖ فِي الْمَهْدِيِّ فَلَا يَضُرُّ فِيْ صِحَّةِ الْحَدِيْثِ اِذْلَا يُشْتَرَطُ فِيْ صِحَّتِهٖ وُجُوْدُ الْمُتَابِعِ ـ وَتَبَيَّنَ مِنْ قَوْلِ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ مَوْجُوْدَةٌ فِي الْمَهْدِيِّ ـ

الحديث(٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيْعٍ نَاعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى(٢) الْجَبْهَةِ اَقْنَى(٣) الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ الخ(٤)-

اَقُوْلُ اَمَّا سَهْلُ(٥) بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيْعٍ فَهُوَالطُّفَاوِيُّ السَّعْدِيُّ اَبُوْ عَمْرٍو النَّصْرِيُّ قَالَ اَبُوْزُرْعَةَ لَمْ يَكُنْ بِكَذَّابٍ رُبَّمَا وَهِمَ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ شَيْخٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ

(٨) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستوان و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھردے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔) ایضًا

(١) على بن نفيل - خلاصة التذهيب ص ٢٧٨ وتهذيب التهذيب ج ٧ ص ٣٤٢ والتقريب ص١٨٦.

(٢) اجلى الجبهة: الذى انحسر الشعر عن جبهته.

(٣) اقنى الأنف: الذى طول فى أنفه ورقة فى أرنبه مع حدب فى وسطه.

(٤) سنن ابى داود اول كتاب المهدى ج٢ ص ٥٨٨ واخرجه الحافظ ابوبكر البيهقى فى البعث والنشور.

(٥) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تهذيب التهذيب ج ٤ ص٢١٧.

يخطئ اخرج له ابوداود واما عمران(١) القطان فهو عمران بن داود العمي ابوالعوام البصري احد العلماء واثنى عليه يحي بن سعيد القطان ووثقه عفان بن مسلم وقال احمد ارجو ان يكون صالح الحديث قال في التقريب صدوق يهم ورمي برأى الخوارج وفي تهذيب التهذيب قال عمرو بن علي كان ابن مهدي يحدث عنه وكان يحيى لايحدث عنه وقد ذكره يحيى يوما فاحسن الثناء عليه وقال الآجري عن ابي داود هومن اصحاب الحسن وما سمعت الا خيرا وقال ابن عدي هوممن يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الساجي صدوق وثقه عفان وقال العقيلي من طريق ابن معين كان يرى رأى الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذي قال البخاري صدوق يهم وقال ابن شاهين في الثقات كان من اخص الناس بقتادة وقال العجلي بصري ثقة وقال الحاكم صدوق الخ ـ

فهذه اقوال الائمة في تعديله وقد جرحه قوم بجرح مبهم فقال الدوري عن ابن معين ليس بالقوي وقال مرة ليس بشئ لم يرو عنه يحيى بن سعيد وهذا القول من ابن معين لايضره فان الجرح المبهم لايترجح على التعديل ، وعدم رواية يحيى بن سعيد لايدل على مجروحيته وقدنقل عنه حسن الثناء عليه كما تقدم وقال ابوداود مرة ضعيف افتى في ايام ابراهيم بن عبدالله بن حسن بفتوى شديدة فيهاسفك الدماء قال وقدم ابوداود اباهلال الراسبي عليه تقديما شديدا وقال النسائي ضعيف الخ وهذا ايضا جرحا مبهما لايتقدم على تعديله وقد نقلنا عن ابي داود انه قال ماسمعت عليه الا خيرا واما ماقاله ابو المنهال عن يزيد بن زريع كان حروريا كان يرى السيف على اهل القبلة فقدانتقده الحافظ العسقلاني رحمه الله حيث قال قلت في قوله حروريا نظر ولعله شبهه بهم قد ذكر ابو يعلى في مسنده القصة عن ابي المنهال في ترجمة قتادة عن انس رضي الله عنه ولفظه قال يزيد كان ابراهيم يعني ابن عبدالله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاه عن شئ فافتاه بفتيا قتل بها رجال مع ابراهيم الخ وكان ابراهيم ومحمد خرجا على المنصور في طلب الخلافة لان المنصور كان في زمن امية بايع محمدا بالخلافة فلمازالت دولة بني امية وولي المنصور الخلافة يطلب محمدا ففرفالح في طلبه فظهر بالمدينة وبايعه قوم وارسل اخاه ابراهيم الى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر انهما قتلا وقتل معهما جماعة كثيرة وليس هولاء من الحرورية في شئ الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى ـ

(١) عمران القطان بن داود العمي البصري ابو العوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص ١١٥و١١٦و١١٧ وتقريب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التذهيب ص ٢٩٥.

وخلاصة الكلام ان المعدلين في شان عمران اكثر، ثناءهم اقوى واما الجارحون فاقل وجرحهم غير معتدبه و من ههنا نرى الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى في تقريبه لم يذهب الى جرحه بل اختار تعديله وتوثيقه حيث قال صدوق يهم وقد صحح الحاكم رواياته وانما اطنبنا الكلام فيه لان الذهبي رحمه الله تعالى لم يسلم تصحيح الحاكم لروايات وقع فيها ذكر عمران القطان واستند بجرح بعض الائمة فيه حيث قال عمران القطان جرح عليه غيرواحد من الائمة مع انه ، لم يوازن بين جرحه و تعديله حتى يسبر الراجح حسب القواعد الاصولية وقد اخرج له البخاري تعليقا والاربعة والله تعالى اعلم ـ

واما قتادة(١) فهوا ابن دعامة السدوسي احد الائمة المعروفين اخرج له الستة ـ

واما ابونضرة(٢) فهوالمنذر بن قطعة العبدي العوقي اخرج له البخاري تعليقا و مسلم والاربعة وثقه ابن معين والنسائي وابوزرعة وابن سعد و حاصل الكلام ان الحديث صحيح لا غبار عليه ـ

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التذهيب ص ٣١٥ احد الائمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به ارباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدي العوقي بفتح المهملة والواو ثم قاف البصري ثقة من الثالثة مات سنة ثمان او تسع مأة - تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفي تهذيب الكمال العوقة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج١ ص ٢٦٨- وفي خلاصة التذهيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة - قال ابن ابي حاتم سئل ابي عن ابي نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الي وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج به واورده العقيلي في الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد - تهذيب التهذيب ج١٠ ص٢٦٨و٢٦٩.

(۹) حدثنا محمد بن المثنی ثنا معاذ بن ہشام ثنی ابی عن قتادة عن صالح ابی الخلیل عن صاحب لہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اہل المدینة ہاربا الی مکة فیأتیہ ناس من اہل مکة فیخرجونہ وہو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بہم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذلک اتاہ ابدال(۱) الشام وعصائب(۲) اہل العراق فیبایعونہ ثم ینشؤ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیہم بعثا فیظہرون علیہم و ذلک کلب والخیبة لمن لم یشہد غنیمة کلب

۹-۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الابدال: قوم من الصالحین لا تخلو الدنیا منہم، اذا مات واحد منہم ابدل اللہ تعالی مکانہ بآخر والواحد بدل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - وقال الشیخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة فی تعلیقہ علی "المنار المنیف" ص ۱۳۷ وقد شغلت مسألة الابدال فی العصور المتأخرة کثیرا من العلماء فأطالوا الکلام فیہا وافردہا بعضہم بالتالیف کما تری السخاوی فی المقاصد الحسنة قد اطال فیہا ص۸ — ۱۰ وافردہا بجزء سماہ "نظم اللآل علی الأبدال" وکذلک معاصرہ السیوطی اطال فیہا فی "اللآلی المصنوعة ۲/ ۳۳۰-۳۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق ہذا الحدیث کلہا فی تالیف مستقل فاغنی عن سوقہا ہنا وتالیفہ ہو الخبر الدال علی وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وہو مطبوع فی ضمن کتابہ الحاوی للفتاوی، وساق ابن القیم ہذا الخبر ص ۱٤٤ وصححہ بینما ہو فی ص۱۳٦ قد عد احادیث الأبدال کلہا من الأحادیث الباطلة وہذا التعمیم خطاء والصواب ان معظمہا باطل ولیس کلہا ولا سیما والصحیح ہو حدیث منہا (حاشیة عقد الدرر ص ۱۳۹).

فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنة نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم و یلقی الاسلام بجرانہ الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابوداود و قال بعضہم عن ہشام تسع سنین و قال بعضہم سبع سنین -

(۱۰) ثم قال حدثنا ہارون بن عبداللہ انا عبدالصمد عن ہمام عن قتادة بہذا الحدیث قال تسع سنین قال غیر معاذ عن ہشام تسع سنین -

(۱۱) حدثنا ابن المثنی قال ثنا عمرو بن عاصم قال ابوالعوام نا قتادة عن ابی الخلیل عن عبداللہ بن الحارث عن ام سلمة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذ الحدیث وحدیث معاذ اتم الخ(۱)

اقول ہذا الحدیث بالطرق الثلاثة فی غایة من القوة والصحة فان محمد(۲) بن المثنی ہو العنزی ابو موسی الزمن البصری الحافظ اخرج لہ الستة قال محمد بن یحیی حجة - واما معاذ(۳) بن ہشام فہو الدستوائی البصری نزیل الیمن اخرج لہ الستة، واما ابوہ فہو ہشام(۴) بن ابی عبداللہ

خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور اُن کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دُنیا میں پُورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ (خلافت) مہدی دُنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے ۹ سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) العصائب جمع عصابة وہم الجماعة من الناس من العشرة الی الأربعین لا واحد لہا من لفظہا وقیل اورید جماعة من الزہاد سماہم العصائب (النہایة) جران: باطن العنق ومعناہ قر قرارہ واستقام کما ان البعیر اذا برک واستراح مد عنقہ علی الأرض.

(۱) سنن ابی داؤد کتاب المہدی ج ۲ ص۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنی بن عبید بن قیس العنزی بفتح العین والنون خلاصة التذہیب ص ۳۵۷.

بن سنبر الدستوائی ابو بکر البصری اخرج له الستة واما قتادة فهو ابن دعامة السدوسی ابو الخطاب البصری الاکمه احد الائمة الاعلام اخرج له الستة -

واما صالح(۱) ابو الخلیل فهو ابن ابی مریم الضبعی ابو الخلیل البصری اخرج له الستة واما صاحبه فهو عبدالله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به فی الروایة احدی عشر ونص علیه فی کتب الرجال وهذا عبدالله(۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنکه النبی صلی الله علیه وسلم اخرج له الستة ووثقه ابن معین وغیره فالحدیث علی شرط الشیخین والاربعة فی غایة من الجودة والصحة وهکذا الطریقان اللذان بعده والله اعلم -

---

ضروری وضاحت "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلے کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصدِ حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللآلی المصنوعہ میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پہ لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیشِ نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

---

(۳) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما یغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهیب ص ۳۸۰ وفی تقریب التهذیب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مائتین.

(۴) هشام بن ابی عبدالله بن سنبر الدستوائی ابوبکر البصری کان یبیع الثیاب التی تجلب من دستواء فنسب الیها قال علی بن الجعد سمعت شعبة یقول کان هشام احفظ منی واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائی احفظ من ابی هلال - تهذیب التهذیب ج۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبعیٔ مولاهم وثقه ابن معین والنسائی، تقریب التهذیب ص ۱۱۲ وخلاصة التذهیب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمی ابو محمد المدنی لقبه ببه قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن عبد البرفی الاستیعاب اجمعوا علی انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدینة - تهذیب التهذیب ج۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قال ابو داود و حدثت عن هارون بن المغیرة قال نا عمرو بن ابی قیس عن شعیب بن خالد عن ابی اسحاق قال قال علی رضی الله عنه ونظر الی ابنه الحسن فقال ان ابنی هذا سید کما سماه النبی صلی الله علیه وسلم و سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم صلی الله علیه وسلم یشبهه(۱) فی الخلق ولا یشبهه فی الخلق ثم ذکر قصة یملاء الارض عدلا الخ(۲)

اقول اما هارون(۳) بن المغیرة فهو البجلی ابو حمزة الرازی قال جریر لا اعلم لهذه البلدة اصح حدیثا منه وقال النسائی کتب عنه یحیی بن معین وقال صدوق وقال الآجری عن ابی داود لیس به باس هو فی الشیعة وذکر ابن حبان فی الثقات وقال ربما اخطأ وقال عبدالله بن احمد بن حنبل عن یحیی بن معین شیخ صدوق ثقة وقال السلیمانی فیه نظر اخرج له ابوداود والترمذی واما عمرو بن(۴) ابی قیس فهو الرازی الازرق الکوفی نزل الری قال عبد الصمد بن عبدالعزیز المقری دخل الرازیون علی الثوری فسالوه الحدیث فقال الیس عندکم الازرق یعنی عمرو بن ابی قیس وقال الآجری عن ابی داود فی حدیثه خطأ وقال فی موضع لا باس به وذکر ابن حبان فی الثقات -

---

(۱۲) ابو اسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیدؓ نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "یشبهه فی الخُلق ولا یشبهه فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

---

(۱) ای یشبه فی السیرة ولا یشبه فی الصورة.

(۲) سنن ابی داؤد کتاب المهدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذری هذا حدیث منقطع لان ابا اسحاق السبیعی فی سنده رأی علیا رؤیة - مختصر سنن ابی داؤد ۱۶۲/۶ تعلیق عقد الدرر ۸۲.

(۳) هارون بن المغیرة بن حکیم البجلی الرازی ، تهذیب التهذیب ج ۱۱ ص ۱۲،

(۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تهذیب التهذیب ج ۸ ص ۸۲.

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لا بأس به كان يهم في الحديث قليلا و قال ابوبكر بن البزار في السنن مستقيم الحديث اخرج له البخاري تعليقا والاربعة - واما شعيب بن خالد(۱) فهوالبجلي الرازي كان قاضيا المجوس والدهاقين وعنبسة بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري و مالك شابا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال العجلي رازي ثقة اخرج له ابوداود - واما ابو اسحق فالظاهر انه السبيعي(۲) المعروف بالعدالة والعلم احدالائمة الاعلام اخرج له الستة وان لم يكن هو فاما ان يكون الشيباني اوالمدني وكلا هما من الثقات المعتبرين اخرج لهما الستة واما غير هؤلاء فليسوا من هذه الطبقة ولم يخرج ابوداود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت لقاء ابي داود بهارون والا فالحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الارسال حجة -

وقال الامام الحافظ الحجة ابوعبدالله الحاكم في مستدركه رحمه الله تعالى

(۱۳) ذكر رحمه الله تعالى باسناده الى ام سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبايع رجل من امتي بين الركن والمقام كعدة اهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں یشبھہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیا، اور شام کے ابدال آئیں گے؛ (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیدا، میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٣٠٨.

(۲) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن ابي داؤد ابو اسحاق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن ابي شعيرة روى عن علي بن ابي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رآهما وقيل لم يسمع منهما * تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٥٦.

بدر فيأتيه عصب العراق وابدال الشام فيأتيهم جيش من الشام حتى اذاكانوا بالبيداء خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قريش اخواله كلب فيهزمهم الله قال وكان يقال ان الخائب يومئذ من خاب من غنيمة كلب(۱)

(۱٤) وباسناده عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المحروم من حرم غنيمة كلب ولوعقالا والذي نفسي بيده لتباعن نساءهم على درج دمشق حتى ترد المرأة من كسر يوجد لساقها قال ابوعبدالله هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه(۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرك للحاكم مع تلخيص للذهبي ج ٤ ص ٤٣١ وفي سنده ابو العوام عمران القطان قال الذهبي ضعفه غير واحد وكان خارجيا وقال الهيثمي في الصحيح طرف منه ورواه الطبراني في الكبير والأوسط باختصار وفيه عمران القطان وثقه ابن حبان وضعفه جماعة وبقية رجاله رجال

←

(١٥) وَبِاسْنَادِهِ اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيْعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلَى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يُخْرَجُ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلَى نِيَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١)

(١٦) وَبِاسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ

---

(١٥) عبیداللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدا۔ میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن اُن کی نیت وارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۲۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ماجاء في المهدي) وعمران القطان ايضا ثقة ان شاء الله تعالى كما حققه الشيخ في رواية رقم ٩ مع هذا له مشاهد قوية.

(٢) المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٣١ - ٤٣٢ وقال الذهبي في تلخيصه صحيح.

(١) المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٢٩.

مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِيْ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ فَيَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(١)

(١٧) وَبِاسْنَادِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايَعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهُ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَاتَسْئَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِيْئُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُ خَرَابًا لَايُعْمَرُ بَعْدَهُ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ - قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

---

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز و شب ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمدؐ بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہلِ عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

---

(١) المستدرك مع التلخيص ج٤ ص ٤٤٢ قال الامام الحاكم وانه اولى من هذا الحديث (الذي مر ذكره) ذكره في هذا الموضع حديث سفيان الثوري وشعبة وزائدة وغيرهم من ائمة المسلمين عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لاتذهب الايام والليالي الخ وقال الذهبي عقبه صحيح.

(٢) ج ٤ ص ٤٥٢-٤٥٣ وفي مسنده ابن ذئب عن سعيد بن سمعان وقال الذهبي بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن ابي ، وقد تكلم فيه، وسعيد بن سمعان قال فيه النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني الدارقطني ثقة وقال الحاكم تابعي معروف وقال الازدي ضعيف اخرج له البخاري في جزء القراءة خلف الامام وابو داؤد والترمذي والنسائي تهذيب

(١٨) وباسناده عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال يوشك اهل العراق لا يجبى اليهم درهم ولا قفيز(١) قالوا مم ذلك يا ابا عبدالله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنية ثم قال يوشك اهل الشام لايجبى اليهم دينار ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى امتى خليفة يحثى المال حثيا لا يعده عدا ثم قال والذى نفسى بيده ليعودن الامر كما بدأ ليعودن كل ايمان الى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل ايمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها الا ابدلها خيرا منه وليسمعن ناس برخص اسعار وريف(٢) فيتبعونه والمدينة خير لهم لو

(۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پہ پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپؐ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

التهذيب ج٤ ص٤٠ وقال الحافظ فى يب ص ٢٣٨ مطبوعه بيروت ١٤٠٨هـ ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة وذكره الحا فى فتح البارى ج٣ص٤٦١ مستشهدا به.

(١) القفيز مكيال معروف لاهل العراق خمس كيلجات (شرح صحيح مسلم للنووى ج ٢ ص٣٨٨).

(٢) الريف كل أرض فيها زرع ونخل.

كانوا يعلمون قال ابوعبدالله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه بهذه السياقة و وافقه الذهبى رحمه الله تعالى(١)

(١٩) وباسناده عن ثوبان رضى الله عنه يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لايصير الى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيأ فقال اذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى قال ابوعبدالله هذا الحديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٢)

(۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثم يجئ خليفة الله المهدى یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انھیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے "يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(١) ج٤ ص٤٥٦ وسكت عنه الذهبى.

(٢) ج٤ص٤٦٣-٤٦٤

(۲۰) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ السُّفْیَانِیُّ فِیْ عُمْقِ دِمَشْقَ وَعَامَّةُ مَنْ یَّتْبَعُهٗ مِنْ کَلْبٍ فَیَقْتُلُ حَتّٰی یَبْقُرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ وَیَقْتُلُ الصِّبْیَانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَیْسٌ فَیَقْتُلُهَا حَتّٰی لَا یَمْنَعَ ذَنَبَ تَلْعَةٍ[1] وَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فِی الْحَرَمِ فَیَبْلُغُ السُّفْیَانِیَّ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِ جُنْدًا مِّنْ جُنْدِهٖ یَهْزِمُهُمْ فَیَسِیْرُ اِلَیْهِ السُّفْیَانِیُّ بِمَنْ مَّعَهٗ حَتّٰی اِذَا صَارَ بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلَا یَنْجُوْ مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ ۔ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (۲)

(۲۱) وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِیِّ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَیْهَاتَ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِهٖ

---

۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔ جس کے عام پیرو کار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفۂ مہدی ہیں)، سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچ نہ سکے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، تو حضرت نے بربنائے

---

(۱) ذنب تلعة- يريد كثرته وانه لا يخلوا منه موضع - والتلاع هي مسايل الماء من علو الى سفل جمع تلعة (مجمع البحار ج۱ص۱۴۴).

(۲) ج۴ ص۵۲۰.

سَبْعًا فَقَالَ ذَاکَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللّٰهَ اللّٰهَ قُتِلَ فَیَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ قَوْمًا قَزَعٌ (۱) کَقَزَعِ السَّحَابِ یُؤَلِّفُ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لَا یَسْتَوْحِشُوْنَ اِلٰی اَحَدٍ وَلَا یَفْرَحُوْنَ بِاَحَدٍ یَدْخُلُ فِیْهِمْ عَلٰی عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ لَمْ یَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا یُدْرِکُهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَعَلٰی عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِیْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ اَتُرِیْدُهٗ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ هٰذَیْنِ الْخَشَبَتَیْنِ قُلْتُ لَاجَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اُدِیْمُهُمَا (۲) حَتّٰی اَمُوْتَ فَمَاتَ بِهَا یَعْنِیْ بِمَکَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَاکِمُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (۳)

لطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو اُن کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفۂ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو اُن سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر اردن کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۂ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا۔ بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

---

(۱) القزع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج۴ص۲۶۲)

(۲) لاادیمهما ای لااقاطعهما

(۳) المستدرک مع التلخيص ج۴ص ۵۵۴.

(۲۲) وباسناده عن ابی سعیدن الخدری رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعًا لاتقوم الساعة حتی تملأ الارض ظلمًا وجورًا وعدوانًا ثم یخرج من اهل بیتی من یملأها قسطًا وعدلًا: قال ابوعبدالله رحمه الله تعالیٰ صحیح علی شرطهما ووافقه الذهبی رحمه الله تعالیٰ(۱)

(۲۳) وباسناده عن ابی سعیدن الخدری رضی الله عنه مرفوعًا المهدی منا اهل البیت اشم الانف(۲) اقنی اجلی یملأ الارض قسطًا وعدلًا کما ملئت جورًا وظلمًا یعیش هکذا وبسط یساره واصبعین من یمینه المسبحة والابهام وعقد ثلاثة- قال ابوعبدالله الحاکم صحیح علی شرط مسلم وقال الذهبی رحمه الله تعالیٰ وفیه عمران (القطان) ضعیف ولم یخرج له مسلم(۳)

قلت قدتقدم ان القول الراجح فیه انه لیس بضعیف ومادحوه اکثر وجارحوه قلیلون مع کون جرحهم غیر مسلم وسببها واخرج له البخاری تعلیقًا والله اعلم-

---

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم وجور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفۂ مہدی) کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں وبلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پہ شمار کرکے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج٤ص۵۵۷، واخرجه الامام احمد فی مسند ابی سعید الخدری بسند صحیح رجاله ثقات.

(۲) اشم الانف ارتفاع قصبة الانف واستواء اعلاها واشراف الارنبة قلیلا (مجمع البحار ج۲ص۲۱۳)

(۳) ایضا ج٤ص۵۵۷.

(۲۴) وعنده عن ابی الملیح الرقی ثنا زیاد بن بیان عن علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن ام سلمة رضی الله عنها قالت ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی وهو من ولد فاطمة-

سکت علیه ابوعبدالله الحاکم رحمه الله تعالیٰ مع تخریجه فی المستدرک وکذالک سکت علیه الذهبی رحمه الله تعالیٰ مع تخریجه فی تلخیص المستدرک وقد مر منا بیان رجال السند تفصیلا فی روایات ابی داود رحمه الله تعالیٰ ان الروایة صحیحة(۱) والله اعلم-

(۲۵) وباسناده عن ابی سعیدن الخدری رضی الله عنه مرفوعًا یخرج فی آخر امتی المهدی یسقیه الله الغیث ویخرج الارض نباتها ویعطی المال صحاحًا(۲) وتکثر الماشیة وتعظم الامة یعیش سبعًا او ثمانیًا یعنی حججًا- وقال ابوعبدالله هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه ووافقه الذهبی رحمه الله تعالیٰ(۳)

(۲۶) وباسناده عن ابی سعیدن الخدری رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال تملأ الارض جورًا وظلمًا فیخرج رجل من عترتی فیملك سبعًا او

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پہ دے گا۔ اس کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

---

(۱) ایضا ج٤ص۵۵۷.

(۲) ویعطی المال صحاحا ای یعطی اعطاءا صحیحا وسریا

(۳) ایضا ج٤ص۵۵۸.

تسعا فيملأ الارض عدلاً وقسطا كما ملئت جورا و ظلما(۱)- قال ابوعبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و اخرجه الذهبى رحمه الله فى تلخيصه ثم سكت عليه(۲)-

قال الامام الحافظ ابو العباس العلامة نورالدين الهيثمى رحمه الله تعالىٰ فى مجمع الزوائد(۳)

(۲۷) عن ابى سعيد ن الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال قال ابشركم بالمهدى يبعث فى امتى على اختلاف من الناس وزلزال فيملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا و ظلما يرضى عنه ساكن السماء وساكن الارض يقسم المال صحاحا. قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسوية بين الناس ويملأ الله قلوب امة محمد صلى الله عليه

---

(۲۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمّت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پہ دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری اُمّت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

---

(۱) ایضاً ج۴ ص۵۵۸.

(۲) وسكت عنه الذهبى مكتفيا بكلامه على الحديث الذى اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل هذا الموضع بصفحة فى ج۴ص۵۵۷ ونقله الشيخ ايضا تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين على بن ابى بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمى المصرى القاهرى ولد سنة ۷۳۵هـ وتوفى سنة ۸۰۷هـ له كتب وتخاريج فى الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع فى عشرة اجزاء قال الكتانى وهو من انفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولاصنف نظيره فى هذا الباب وللسيوطى بغية الرائد فى الذيل على مجمع الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب الثقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية فى ترتيب احاديث الحلية(مخطوطه)

و سلم غنى و يسعهم عدله حتى يامر مناديا فينادى فيقول: من له فى المال حاجة؟ فما يقوم من الناس الا رجل واحد فيقول: انا فيقول له! ائت السدان يعنى الخازن فقل له ان المهدى يامرك ان تعطينى مالا فيقول له احث فيحثى حتى اذا جعله فى حجره واتزره ندم فيقول كنت اجشع امة محمد صلى الله عليه وسلم نفسا اوعجز عنى ماوسعهم؟ قال فيرده فلا يقبل منه فيقال له انا لاناخذ شيئا اعطيناه فيكون كذالك سبع سنين اوثمان سنين اوتسع سنين ثم لاخير فى العيش بعده اوقال ثم لا خير فى الحياة بعده

قلت رواه الترمذى و غيره باختصار كثير ورواه احمد باسانيده و ابو يعلى باختصار كثير ورجالهما ثقات(۱)

جائے (اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) اُمّت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

ومجمع البحرين فى زوائد المعجمين والمقصد العلى فى زوائد ابى يعلى الموصلى (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة(مخطوطه) وموارد الظمآن الى زوائد ابن حبان وغاية المقصد فى زوائد احمد، والبحر الزخار فى زوائد مسند البزار، والبدر المنير فى زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزركلى ج۴ ص ۲۶۶ والرسالة المستطرفة للكتانى ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۱) مجمع الزوائد ج۷ص۳۱۳.

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَؤُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَجْهَزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ فَتَكُوْنُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَالِكَ يَوْمُ كَلْبٍ اَلْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اُوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکّہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کریں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکّہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۵ وهکان ابن القیم فی المنار المنیف ص ۱٤٤ وقال رواه الإمام احمد باللفظین و رواه ابو داؤد من وجه آخر عن قتادة عن ابی الخلیل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة نحوه(وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواه ابو یعلی الموصلی فی مسنده من حدیث قتادة عن صالح ابی الخلیل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحدیث حسن ومثله مما یجوز ان یقال فیه صحیح.

(۲۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِيْ بَعْضِهِمْ بَعْضُ ضَعْفٍ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيَعُوْدَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ تَتَنَعَّمُ أُمَّتِيْ فِيْهَا نِعْمَةً لَمْ يَتَنَعَّمُوْا مِثْلَهَا

پورے طور پر دُنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۵)

۲۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدّتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میری اُمّت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دِلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتّہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔) (مجمع الزّوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میری اُمّت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدّتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمّت اس کے زمانہ میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت)

---

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷.
(۲) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷.

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَا يَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كُدُوْسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ يَامَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ(١)

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى(٢)

(٣٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ(٣) وَ أَبُوْ دَاوٗدَ(٤) عَنْ يَاسِيْنَ(٥) الْعِجْلِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ(٦) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ لَيْلَةٍ(٧)

(٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ(٨) عَنْ يَاسِيْنَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ(٩)

موسلادھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اُگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۳۲،۳۳۔ حضرت علی رضی سے مرفوعاً و موقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

---

(١) ايضا ج ٧ ص ٣١٧

(٢) الامام ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابى شيبة العبسى مولاهم الكوفى ولد سنة ١٥٩ وتوفى سنة ٢٣٥هـ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين بالاسانيد وفتاوى التابعين واقوال الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رقبة(الاعلام للزركلي ج٤ص١١٧و١١٨ والمستطرفة للكتانى ص ٣٦).

(٣) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمروبن حمادبن زهير بن درهم التيمى مولى آل طلحة ابو نعيم الملائى الكوفى الاحول روى عنه البخارى فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة فى الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مامونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٤٣-٢٤٨).

(٤) عمر بن سعد بن عبيد ابو داود الحضرى الكوفى وحضر موضع بالكوفة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الآجرى عن ابى داود كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج٧ص٢٩٧-٢٩٨.

←----

أَقُوْلُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَادَاوٗدَ أَعْنِي الْحَضْرِيَّ الْكُوْفِيَّ وَوَكِيْعًا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ أَخْرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَادَاوٗدَ الْحَضْرِيَّ فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْأَرْبَعَةُ وَأَمَّا يَاسِيْنُ فَهُوَ ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ الدُّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُوْزُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا أَعْلَمُ حَدِيْثًا غَيْرَ هٰذَا وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِيْنَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَ هُوَ مَعْرُوْفٌ بِهِ وَوَقَعَ فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِيْنَ غَيْرُ مَنْسُوْبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ يَاسِيْنَ بْنَ مُعَاذٍ الزَّيَّاتَ فَضَعَّفَ الْحَدِيْثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الخ مِنْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الْعِجْلِيُّ ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِيْ مُسْنَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الخ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ رِجَالُهَا ثِقَاتٌ وَ تَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ تَضْعِيْفَ مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْفَاسِدِ وَلِأَجْلِ هٰذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيْبِ أَيْضًا، نَعَمْ لَوْكَانَ الْمُرَادُ يَاسِيْنَ الزَّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيْفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَلٰى أَنَّهُ الْعِجْلِيُّ فَالْحَدِيْثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ

----→

(٥) يلسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلى الكوفى - تهذيب التهذيب ج١١ ص١٥٢ وقال الحافظ ايضا فى التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان العجلى الكوفى لاباس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات-ص٢٧٣.

(٦) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ج١ ص١٣٦.

(٧) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص١٩٧ طبع الدار السلفية بمبئى الهند. تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩-١١٤. اى يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فى كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة فى سننه فى كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقى والامام احمد بن حنبل فى مسند على بن ابى طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(٨) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسى ابو سفيان الكوفى الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسى رأيت الثورى ومعمرا ومالكا فما رأت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩ - ١١٤.

(٩) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ص ١٩٧، طبع الدار السلفية، بمبئى.

(۳۴) حدثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن زر عن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم لا تذهب الدنيا حتى يبعث الله رجلا من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى واسم ابيه اسم ابى الخ(۱)

اقول رجال هذا السند كلهم رجال الصحاح الستة غير فطر فانه لم يرو عنه مسلم رحمه الله تعالى واما البخارى و الاربعة فقد اخرجوا له وثقه احمد و ابن معين والعجلى و ابن سعد و من الناس من يستضعفه(۲)

(۳۵) حدثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن ابى بزة عن ابى الطفيل عن على رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه و سلم قال لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتى يملأها عدلا كما ملئت جورا(۳)

اقول رجال هذا السند كلهم رجال الصحاح الستة غير فطر فانه من رواة البخارى والاربعة خلا مسلم كما مر.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کریگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

---

(۱) مصنف ابن ابى شيبة ج۱۵ ص۱۹۸.

(۲) فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الحناط الكوفى قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داؤد عن احمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائى لا بأس به وقال فى موضع آخر ثقة حافظ كيس وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال

←

(۳۶) حدثنا عبد الله بن نمير ثنا موسى الجهنى ثنى عمر بن قيس الماصر ثنى مجاهد ثنى فلان رجل من اصحاب النبى صلى الله عليه و سلم ان المهدى لا يخرج حتى يقتل النفس الزكية فاذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من فى السماء ومن فى الارض فاتى الناس المهدى فزفوه كما تزف العروس الى زوجها ليلة عرسها وهو يملأ الارض قسطا وعدلا و يخرج الارض نباتها و تمطر السماء مطرها وتنعم امتى فى ولايته نعمة لم تنعمها قط(۱)

اقول اما عبد الله(۲) بن نمير فهو الهمدانى الخارفى الكوفى اخرج له الستة واما موسى(۳) الجهنى فهو موسى بن عبدالله اوابن عبدالرحمن الجهنى الكوفى وثقه احمد وابن معين

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفسِ زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دولہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانۂ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور "نفسِ زکیہ" سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعة لاشراط الساعة" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

→

الساجى صدوق . و قال الساجى ايضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى الخ تهذيب التهذيب ج۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۳) مصنف ابن ابى شيبة ج۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابى شيبة ج ۱۵ص ۱۹۹ هو من كلام الصحابى ولكن له حكم المرفوع لانه لا يعلم من قبل الرأى.

←

وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَابَأْسَ بِهٖ ثِقَةٌ صَالِحٌ اَخْرَجَ لَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَمَّا عُمَرُ(۱) بْنُ قَیْسٍ اَلْمَاصِرُ فَهُوَالْكُوْفِیُّ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِیْنٍ وَاَبُوْ حَاتِمٍ وَاَبُوْدَاوٗدَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَذَكَرَهُ ابْنُ شَاهِیْنٍ فِی الثِّقَاتِ قَالَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ یَعْنِی الْمِصْرِیَّ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ ثِقَةٌ وَاَمَّا مُجَاهِدٌ(۲) فَهُوَ اِمَامٌ مَشْهُوْرٌ اَخْرَجَ لَهُ الْاَئِمَّةُ السِّتَّةُ وَغَیْرُهُمْ فَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَایَةَ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهَا كُلُّهُمْ مُوْثَقُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یُخْبِرُ اَبَاقَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُبَایَعُ لِلرَّجُلِ بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ یَّسْتَحِلَّ الْبَیْتَ اِلَّا اَهْلُهٗ فَاِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا تَسْئَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَاْتِی الْحَبَشَةُ فَیُخَرِّبُوْنَ خَرَابًا لَایُعْمَرُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَهُمُ الَّذِیْنَ یَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهٗ(۳)

اَقُوْلُ اَمَّا یَزِیْدُ(۴) بْنُ هَارُوْنَ فَهُوَالسُّلَمِیُّ اَبُوْخَالِدِنِ الْوَاسِطِیُّ اَحَدُالْاَعْلَامِ الْحُفَّاظِ الْمَشَاهِیْرِ رَوٰی عَنْهُ السِّتَّةُ قَالَ اَحْمَدُ كَانَ حَافِظًا مُتْقِنًا وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ اِمَامٌ لَایُسْئَلُ عَنْ مِثْلِهٖ وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ

۳۷۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت وعظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کردی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کردیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کردیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

---

(۲) عبد الله بن نمير الهمدانى الخارنى ابو هشام الكوفى ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ۱۴۴ وخلاصة التذهيب ص ۲۱۷ وقال العجلى ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ۴ ص۵۲-۵۳.

(۳) موسى الجهنى فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهنى ابو سلمة الكوفى ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص۲۵۷) ووثقه القطان وقال العجلى ثقة فى عداد الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج ۱۰ص۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصر بن ابى مسلم الكوفى ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين و ابو حاتم ثقة وقال الآجرى سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان

ذِئْبٍ(۱) فَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ الْقُرَشِیُّ الْعَامِرِیُّ مِنْ اَئِمَّةِ الْمَدَنِیِّ اَحَدُ الْاَعْلَامِ اَخْرَجَ لَهُ السِّتَّةُ قَالَ اَحْمَدُ یُشَبَّهُ بِابْنِ الْمُسَیَّبِ وَهُوَ اَصْلَحُ وَ اَوْرَعُ وَاَقْوَمُ بِالْحَقِّ مِنْ مَالِكٍ وَاَمَّا سَعِیْدُ بْنُ سَمْعَانَ(۲) فَهُوَالْاَنْصَارِیُّ الزُّرَقِیُّ اَخْرَجَ لَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَاءَةِ وَقَالَ النَّسَائِیُّ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ الْبَرْقَانِیُّ عَنِ الدَّارَقُطْنِیِّ ثِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ تَابِعِیٌّ مَعْرُوْفٌ وَقَالَ الْاَزْدِیُّ ضَعِیْفٌ الخ

وَهٰذَا مَاوَجَدْنَاهُ بِخَطِّ الشَّیْخِ الْمَدَنِیِّ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ الْوَارِدَةِ فِیْ ذِكْرِ الْمَهْدِیِّ فَاَوْرَدُ تَتِمَّةً وَتَعْمِیْمًا لِلْفَائِدَةِ وَاِلَیْكُمْ تِلْكَ الْاَحَادِیْثَ۔

تشریح

مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہلِ حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے مت لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اُٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہوجائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)

في الثقات وذكره ابن شاهين فى الثقات (تهذيب التهذيب ج۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبى اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به(تهذيب التهذيب ج۱۰ص ۳۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابى شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.

(۴) يزيدبن هارون بن وادى ويقال زاذان بن ثابت السلمى مولاهم ابو خالد الواسطى احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المدينى ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلى ثقة ثبت وقال ابوحاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله(تهذيب التهذيب ج۱۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن ابى ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى وابو الحارث المدنى قال احمد صدوق افضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابى ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابى ذئب ثقة الا ابا جابر البياضى وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان فى الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان اقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى (تهذيب التهذيب ج۴ ص ۴۰ وقال الحافظ فى التقريب سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة.(۲۳۸ طبع فى بيروت ۱۴۰۸ هـ).

اَلذَّيْلُ وَالْاِسْتِدْرَاكُ

(١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ(١) رَوَاهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ، بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ١، ص ٤٩٠)

(٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

١: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(١) "امامكم منكم" معناه يصلي (أي عيسى عليه السلام) معكم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القاري ج١٦ ص٤٠) وقال ملا علي القاري والحاصل ان امامكم واحد منكم دون عيسى عليه السلام (مرقاة شرح المشكوة ج٥ ص ٢٢٢) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسين الخسعي الآبري في مناقب الشافعي تواترت الاخبار بان المهدي من هذه الامة وان عيسى عليه السلام يصلي خلفه (فتح الباري ج٦ ص ٤٩٣).

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا، اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ (اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ ج ١ ص ٨٧)

(٣) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، اَلْحَدِيْثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنِيْفِ(١٤٧) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَقَالَ وَهٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

اَقُوْلُ اَلْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ هُوَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ اَبِيْ اُسَامَةَ التَّمِيْمِيُّ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (اَلْمُتَوَفّٰى ٢٨٢ھ)(١) وَ اَمَّا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فَهُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَبُوْ هِشَامٍ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ(٢) وَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْ دَاوُدَ(٣) وَ اَمَّا عَقِيْلٌ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔
(فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے تو اُمت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(١) الرسالة المستطرفة ص ٥٦.
(٢) تقريب التهذيب ص ٨.
(٣) ايضا ص ٩٢.

فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ الْيَمَانِيُّ ابْنُ اَخٍ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ صَدُوْقٌ اَخْرَجَ لَهُ اَبُوْدَاوُدَ(۱) وَ اَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلٍ الْيَمَانِيُّ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْاَبْنَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَ سُكُوْنِ الْمُوَحَّدَةِ بَعْدَهُ نُوْنٌ) ثِقَةٌ اَخْرَجَ لَهُ اَصْحَابُ السِّتَّةِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ اَخْرَجَ لَهُ اَيْضًا فِيْ تَفْسِيْرِهِ(۲) فَالْحَاصِلُ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيْهِ وَصْفَ الْاَمِيْرِ الْمَذْكُوْرِ بِاَنَّهُ الْمَهْدِيُّ فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسِّرًا لِلْمُرَادِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اَوْرَدَهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ فَتَنَبَّهْ.

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ خِفَّةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُنَادِيْ مِنَ السَّحَرِ فَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَايَمْنَعُكُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى هٰذَا الْكَذَّابِ الْخَبِيْثِ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُوْنَ فَاِذَاهُمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَيُقَالُ لَهُ تَقَدَّمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ فَاِذَا صَلَّوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ قَالَ فَحِيْنَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔

(۱) ایضا ص ۳۹۶.

(۲) ایضا ص ۵۸۵.

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. وَقَالَ الشَّيْخُ الذَّهَبِيُّ فِيْ تَلْخِيْصِهِ هُوَ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ)(۱) لِيَتَقَدَّمْ اِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ وَالْاِمَامُ حِيْنَئِذٍ هُوَالْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيْحُ فِي الْحَدِيْثِ رقم ۴۰.

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ اُمَّتِيْ فِيْ زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَّمْ يَنْعَمُوْا قَطُّ وَيُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَلَاتَدَعُ الْاَرْضُ شَيْئًا مِنْ نَبَاتِهَا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ اَوْرَدَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِيْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ(۲).

(۶) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا فَقَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتُ اَبِي الْعَكَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَجُلُّهُمْ

۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارشیں ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجلِ صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نمازِ فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سننِ ابن ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸)

(۱) المستدرک ج ۴ ص ۵۳۰.

(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷.

بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْتَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْحَ اِذْنَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِى الْقَهْقَرٰى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسٰى يَدَه بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَه تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَالَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيُّ وَ ذَكَرَهُ الْمُحَدِّثُ الْكَشْمِيْرِيُّ فِىْ كِتَابِهِ التَّصْرِيْحِ ص ۱۴۲ وَ عَزَاهُ اِلَى ابْنِ مَاجَةَ(۱) وَ قَالَ اِسْنَادُه قَوِيٌّ وَاَمَّا فِى الْحَدِيْثِ وَ اِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِىُّ كَمَاجَاءَ التَّصْرِيْحُ بِه فِى الْحَدِيْثِ الَّذِىْ مَرَّسَابِقًا تَحْتَ رَقَمِ(۱۱).

(۷) وَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا وَيَنْزِلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ لَه اَمِيْرُهُمْ يَارُوْحَ اللّٰهِ تَقَدَّمْ صَلِّ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ اَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّيْ، اَلْحَدِيْثُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَه وَاَوْرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِىُّ فِىْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ عَنْ اَحْمَدَ وَ الطَّبْرَانِىِّ ثُمَّ قَالَ وَفِيْهِ عَلِىُّ بْنُ زَيْدٍ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَقَدْوُثِّقَ وَ بَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ (۲)

(۸) وَعَنْ عَلِىِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُوْنُ فِىْ آخِرِالزَّمَانِ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ فِيْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِى الْمَعْدِنِ فَلَا تَسُبُّوْا

۷ : حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعًا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لایئے، نماز پڑھایئے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۲)

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجه في حديث طويل ص۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرك ج۴ ص ۴۷۸ ومجمع الزوائد ج۷ ص ۳۴۲.

اَهْلَ الشَّامِ وَلٰكِنْ سُبُّوْا شِرَارَهُمْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْاَبْدَالَ يُوْشِكُ اَنْ يُرْسَلَ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِنَ السَّمَاءِ فَيُفَرِّقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ فِىْ ثَلٰثِ رَايَاتٍ الْمُكَثِّرُ يَقُوْلُ هُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا وَالْمُقَلِّلُ يَقُوْلُ اِثْنَا عَشَرَ، اَمَارَاتُهُمْ اَمِتْ اَمِتْ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمُلْكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَيَرُدُّ اللّٰهُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ اُلْفَتَهُمْ وَنَعِيْمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَ دَانِيَهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْهَيْثَمِىُّ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ هُوَلَيِّنٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِه ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَ اَقَرَّهُ الذَّهَبِىُّ وَفِيْهِ رِوَايَةٌ ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِىُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ النَّاسَ اُلْفَتَهُمْ وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الطَّرِيْقِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ كَمَاذُكِرَ(۱).

۸ : "حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہٰذا تم لوگ اہلِ شام کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اُن میں جو بُرے لوگ ہیں اُن کو بُرا بھلا کہو اس لیے کہ اہلِ شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہلِ شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کرلے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر اُن پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اُسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے: عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے

(۱) مجمع الزوائد ج۷ ص ۳۱۷ والمستدرك ج۴ ص۵۵۳.

(٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ فَاطِمَةَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَ سكت وَأَيْضًا عَنْهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ(١) وَ أَوْرَدَهُ النَّوَابُ صِدِّيْقُ حَسَنْ خَانَ الْقَنُّوْجِيُّ فِي الْإِذَاعَةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ(٢)

قَدْتَمَّ التَّعْلِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالْاِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللّٰهِ عَزَّاسْمُهُ عَلٰى يَدِالْعَاجِزِ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الْقَاسِمِيْ فِيْ ١٢، رَبِيْعِ الثَّانِيْ ١٤١٤هـ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مارا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا جس میں ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے) اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت والفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷ المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۹ : ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٥٧.

(٢) الاذاعة لما كان ويكون بين يدي الساعة ص ٦٠ مطبوعة الصديقي بريس ١٢٩٤هـ.